جلد ۱۴ — نمبر ۴
مضامین
بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۹ء

جدید لغات

(نمبر ۲)

اصلاح - افساد کے ہم معنی ہے جو ہے اصلاح کا افساد - جس وقت مختلف چیزوں کا مجموعہ ایک ہم ... ٹھیک ... یہ نام ... لیڈروں کے ... کمیٹی کی ... جو ... کی شرکت ... صلح ... اور ... کہیں مل جاتی ہے تو اپنا قصہ جاری ہے ... ہمارے لیڈر ... بڑی ... ہوتی ہے ... لہٰذا اکثر لیڈروں کی ... جب ... ضرورت ... پر ... تقریر ... رہتی ہے - جب چاہو ... اضافہ - یہ لفظ ... کے ساتھ ایجاد ہوئی - اب ... کی ... ہے -

اطاعت - [illegible]
... گر ... [illegible]

زمانہ ... دنیا ... نہیں ہوتی ... عمل ... ماں باپ کی اطاعت ... اور حکومت کی فرض - اگر ... کی اطاعت میں ... ہو تو ... اور حکومت کی ... اگر ماں باپ اور ... اطاعت میں ... اور ماں باپ کی ... کے لیے ... شوہر ... شوہر کی اطاعت حرام ہے -

اطمینان - ... دنیا میں ... صاحب اختیار ... رکھتے ہیں ... ایسے کرتے ہیں ... ہے - ... انھوں نے ...

... کرتی ... بیاہ ... اسی ... ہے ... اطمینان ... ہوتے ہیں - ... کے ... ہو ... مطلق ... -

اظہار - ... اعتقاد - ... ہے - ... دوست ... آپ ... جب دسترخوان بچھا - کھانا ... کھانا ... ہے - ... کیا عرض کروں بھائی صاحب ... آنکھیں ... ہو گئیں ... آدمی رہ گئی ... کمال ... تھی - ... روز حاضر ... اپنا ... کہ ... آپ کی ... کا ... سکون ... دل میں ... اور ... خیال آیا ... حاضر ہوا ہوں -

امتثال - ... حقیقی کا ... نہیں ... امتثال ... ہے ... امتثال کی صورت نہیں دیکھی - ... پوری تعریف بیان کرنے سے ... ہیں - ... اعتراض - ... آسان چیز ... ایک ... زمانے میں ... اس سے ... آشنا ... -

اعجاز - ... سازی - ... بازی کا ... لوگوں کو ... اب کی ...

دخندا - ... ہے اصل -

اغراض - ... کی جمع - غرض کی ... کہتے ہیں اس ... کو ... ہضم ... کرتی ہے - انسان ... دب کے ... ہے - آدمی نہیں ... ازدواج - ... کا ... ہے جب تک ... آرام ... ہے - اور اگر ... نکالے تو ... ہے - ... کی سی - ... لڑکی ... ہے ... اس لیے ... کبھی ... ہے - ... اور اگر ... کوئی ... بات ... تب تب تب ... ہو جاتی ہے - ... کرنا ہے -

... اصل ... کرتے ہیں ... ہے ... ہم ... کر کے اپنی ... ہیں - ... کرتا ہوا ... ہے ... اس ... حال ... کرتے ہیں ... ہر سال ... ہے - ... نہیں - ایک ... ہوتا ہے ... حاصل ہوتا ہے ... اب ... ہیں اس ... کبھی ... ہندوستان ... قانون ... کے ... دروازہ کھول ... کے بعد جو ... کی شادی ہو چکی ہے ... تعلیم ... تاوان ... کی مستحق ہیں -

زنٹ۔ بیمار آدمی کی دال۔
انتظار۔ فاقہ کشوں کا روزہ۔ اصحاب ثروت اور امیروں کا سا اور مشغل۔
افلاطون۔ سنتے ہیں کہ کسی حکیم کا نام ہے۔
افلاس۔ بد نصیب اہل ہند ۔ جو وقت ظاہر کرنے کی چیز۔ علم کا دشمن اور ۔ ۔ ۔ کی چیز ۔ ۔ ۔
آبرو کا ۔ ۔ ۔
الف۔ ۔ ۔ مستقل ہے۔ ۔ ۔ کافروں کی ۔ ۔ ۔ اور جس کا ۔ ۔ ۔ پھر کام آتی ہے۔ ۔ ۔ دوسرا ۔ ۔ ۔ ہے۔ ۔ ۔ ہے۔ ۔ ۔ مسلمانوں کے ۔ ۔ ۔ میں اور مسلمان ہندوؤں کے خلاف ۔ ۔ ۔ جنگل ۔ ۔ ۔ ایک دوسرے کو گالیاں دیتا ہے ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ہے۔
انیوں۔ ایک سا ۔ ۔ ۔ کی جان۔ ۔ ۔ کی لاج۔ پانی کی کفایت کا ۔ ۔ ۔ کی مورفقہ ۔ ۔ ۔ جنات کی ۔ ۔ ۔ پیدا کرے۔ اضطراب ۔ ۔ ۔ سرتاج کی ۔ ۔ ۔ جمع رہے ۔ ۔ ۔ بچانے والی۔ ۔ ۔ کی دشمن۔ ۔ ۔ والی

بیماری اور خواب دونوں نقطوں سے بری ہو گئے ۔ ۔ ۔ دشمن سے دور رکھے۔ دوستی ۔ ۔ ۔ سے ۔ ۔ ۔ لوگ بیمار کی ۔ ۔ ۔ ہیں ۔ ۔ ۔ ہے۔ بات میں بات پیدا کرنا سکھاتی ہے۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ان کے ۔ ۔ ۔ کتابوں میں ۔ ۔ ۔ کے استعمال سے ۔ ۔ ۔ بچے جن کا ۔ ۔ ۔ زندہ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ لوگ کہتے ہیں کہ ۔ ۔ ۔ سے ترکیب تھی۔
اقرار۔ ۔ ۔ اکسیر۔ ۔ ۔ کسوٹی ہے۔
اقبال۔ ہندوستانیوں کا قومی دشمن۔
۔ ۔ ۔



۔ ۔ ۔ اللہ۔ ۔ ۔ کا تکیہ کلام۔ ۔ ۔ غریبوں کے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کل بتانوں کا ۔ ۔ ۔ ایک ۔ ۔ ۔

بائے ۔ ۔ ۔ ترقی دیتی ہے۔ اگر ایک ۔ ۔ ۔ پاس ۔ ۔ ۔ کی ۔ ۔ ۔ تقسیم ہوگا ۔ ۔ ۔ سبحان اللہ کیا ۔ ۔ ۔ ہے۔ واللہ ۔ ۔ ۔ بھی نہیں دیکھا۔ ۔ ۔ ۔ پیار سے

تین کام - ایسا کمین جیسے پانی کی گرفتار نہ جاتے تھا - پھر بھی رہنے کا ٹھکانا نہیں - مگر چاہ - وہ کہ ہم سدا ٹھیک نہیں - واقعی آئینہ دار ہے

ر - بلوری

تفصیل اجمال و تشریح مقال

(جناب سید ... حکیم ... صاحب)

اردو پنچ کے گزشتہ صفحات میں ایڈیٹر صاحب اردو پنچ نے اس امر کی فروگذاشت کیا ہے کہ جو حکیم آشفتہ صاحب کی جانب سے استفسار ہوا ہے کی غرض سے پیش کیا گیا اصل واقعہ کی اطلاع انھیں نہ تھی لیکن انھوں نے ان الفاظ و تبصرہ کا مطالعہ نہیں کیا تھا۔

میں عرض کرتا ہوں کہ اگر اطلاع ہوتی بھی تو کیا کرتے۔ مقام فیصلہ میں کتاب بندی اور بیانی ہے مسائل اصلاح زبان کا ہے۔ با ہمی پیروی یا اتفاق ہو نہیں جو کسی مخصوص کے لئے کوئی بحث جاری ہے دیکھ دیکھ کر اپنے کی صحت پر کوئی صاحب سند طلب فرمائیں بحث جاری و دوست پڑھنا درست یا حیران ہو جانا ہو نے کے معنی میں ہمارا روزمرہ ہے سند پر قدرت رکھنے کے باوجود ہم یہ بھول نہ پائینگے۔

جناب ایڈیٹر صاحب (اردو پنچ) نے بقدر اپنے علم و نظر کے جواب دیا۔ اسکے سوا وہ کیا کر سکتے تھے درمیان منصب ہی نے بھی کیا بلکہ حکیم آشفتہ صاحب کے استفسار کا جواب جن لوگوں نے دیا ہے ان میں سے بعض نے بجا بات بھی دی ہے۔ برخلاف اسکے مرزا محمد عسکری صاحب نے جتنے جواب طلب کر کے شائع کئے ہیں بجز بعض ... اور ... دہ اظہار حق نہیں کی۔ یہ صحیح ہے کہ ... متعلق منکر سے ثبوت کا مطالبہ لازم نہیں سمجھتا لیکن سبب انکار کا اظہار منکر کے واسطے بھی ضروری ہے اسلئے مطلق انکار کافی نہیں۔ ایسا منکر جو انکار کے اسباب سے بے خبر ہو قابل ... ہے ہرگز خطاب کے قابل نہیں۔ آداب و اصول ... مناظرہ میں ... متعدد

کتابیں قدیم و جدید کالمین کی موجود ہیں۔ انھوں نے انکار محاورہ و نظم و نثر فیرستی میں ... کی تقلید و عدم تقلید پر بڑی بڑی موشگافیاں کی ہیں ان کا ماحصل ... بنایا ہے۔ اگر غور سے دیکھیے تو مرزا محمد عسکری صاحب کا کسی محاورہ یا لفظ کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ مستعمل ہے۔ بیشتر اہل اہل زبان کی بول چال ہے ایک دعویٰ ہے جسکی دلیل خود انھوں نے ارشاد نہیں کی۔ ... کی حیثیت مجیب کی تھی انھوں نے بعض اہل زبان کی شہادت بطور ثبوت دعویٰ پیش کی۔ شاعروں بازاریوں اور پیشہ وروں کی نہیں ہو سکتی مرزا محمد عسکری صاحب نے " ... " میں جواب دینا ان کا بازاری ہونا ثابت کیا ہے اور اگے کر دو اور بیاد دعوے کو تھوڑی سی تحقیق مل جاتی اور وہ کسیقدر ... ہو جاتا۔ انکی جانب سے یہ کہا گیا کہ یہ طرفداری کرتے ہیں۔ اچھا طرفداری کرتے ہیں مگر طرفداری کا ثبوت کیا ہے یہ تو ایک علحدہ دعوے ہوا۔ بہر حال کچھ لوگ آشفتہ صاحب کے موافق ہیں گروہ سب اہل زبان ہیں اور مشہور انشا پرداز ہیں کچھ لوگ ... طرفدار ہیں اگرچہ انکی تعداد بھی ہے لیکن انشا پردازی میں انھیں کوئی رتبہ حاصل نہیں کچھ ہیرونی ہیں۔ ایک دو ... گھنٹری ہونے کے باوجود ... کے اساتذہ کے کلام سے جو سند آشفتہ صاحب کے حوریوں نے پیش کیا ہے بے خبر ہے۔ ان لوگوں کے جواب ادعائی ہیں اور وجوہ ... سے ... کسی نے بھولے سے بھی الفاظ ... معنا کی تنقید کی جرأت نہیں کی۔ اگر کوئی جواب اس اعتراض سے پاک ہو تو اس کا حوالہ دیجیے۔ مہاراجہ صاحب محمود آباد کی خوشامد میں کوئی شخص حق پوشی کرے تو ممکن ہے حکیم آشفتہ صاحب کی خوشامد سے کسی کو کچھ ملنے والا نہیں ہے

زر بل ہے یہاں زر بل ہے

اگر لوگ ایسے ادنیٰ معاملے میں طرفداری کرتے اور ایمان بیچ ڈالتے ہیں تو اس کا کیا ثبوت ہے کہ

مرزا صاحب کے حاصل کیے ہوئے جوابات محفوظ نہیں کئے گئے ہوں - خیرا باری - باطنی محمود کے خودی ... کریم نام بیچنے کا کام کو سبق دیا ہے۔ دیکھیے اودھ اخبار ۱۱ ستمبر صفحہ ۳ کی عبارت آئندہ (نفیر ... ستاد مستحسن کی تائید پر ...) مہاراجہ صاحب کے خوشامدی ... میں مرہم خسروں جھگڑوں خرابیوں کی زبان پر جو رکھتے ہیں ایسے لوگوں سے ہی زبان کے متعلق استفسار مرزا صاحب ہی کو مرغوب ہونا چاہیے لیکن بتائے کہ آخر یہ کیوں طرفداری کے الزام سے بری ہیں؟ - جناب ... مہاراجہ صاحب کے ملازم ہیں ... جناب ثاقب - ایک ملازم - دوسرے ہیں صاحبزادے کے اتالیق ... ان ہی - بجا درست ہے کے ذکر ہیں بگڑوں کے نہیں - ذرا بتائیے کہ ایسی ... کی نسبت نہ دی جائے! جناب فصاحت لکھنوی کی عمرا امیروں کی خوشامد میں بسر ہوئی - وہ آج تک اس شالی سوال کا صحیح ... کے غور کیجئے میں ... مصطفے بلیہ ... بیا درست ہے محروم ... بلاوجہ کر کے ... کی ... میں رہا تھا اسکا انعام انھیں مل گیا۔ ان سے ممکن نہیں کہ اب ... کا جواب دیکھنے کے بعد ... تیار ہمارے علوم سے ... بھی ہیں۔ فارسی ... کے بعد کسی کتاب کا درس لیا ان کے سوا کہیں واضح نہیں ہے - دو کیجیے بیانات اودھ پنچ مشمولہ تنقید کلام ... حضرت فصاحت ... شاہ و کمالات ہے۔ گویا ... کا پایہ سند ... کی عام عادت کی بدولت استاد زادہ تو تھے ہی وہ استاد بھی ہو گئے مرزا ... کے ... قدری طلعت کیونکر چھوڑ دیں؟ اور ... خوشامد نہ کریں؟ مرزا صاحب کے ... طرفداروں نے جناب فصاحت اور جناب ... طباطبائی کے جواب پر ... لکھیں ... مشاعروں میں ... ایک جناب نظم طباطبائی کی ذات لطیف ... جمع ... رحمت ... خان وشیوں رہ گئی - وہ خاکسار ... پر خوب ... جانتے ہیں اور ... کے زمانے میں ... سائل

علیا لدہ ہیں پر کرچ ہیں جو کچھ ہیں ذرا کر سنا صاحب لکھنؤ کی مرزا کے کلام سے ان کے نزدیک قابل ہیچ ہیں ان سے کا الزام نہیں جناب ہی صورت از خود ہی سے بھی غرض نہیں ہیں رہا ایسی صورت کو کون غرض دو سکتا ہے۔ کر انگ ایسے پاک باطن ہیں جو صاف گوئی کی قدر کر سکیں ان لوگوں کی ادبی مخالفت کا جو پہلا اصول مرزا عسکری صاحب کی عنایت سے مل گیا اس سے بھلا وہ کیوں اعتراض فرماتے سوسوت کر پڑھا ہے یہ خیال دو رہا کہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ قریب کچھ نہیں پیش کرنا چاہیے۔ یہ کہ یوں لکھتا ہوں وہ لکھنے سے کہیں لوگ یہ نہ اٹھائے کا تو ان کو کہ تکمیل السماء زیر کیا العلم کو بلی الاثر ہے خیالات خاصہ کر کے اس کی ثابت کر دیں۔

خیر اب آپ کو ایسا ہی کرنا پڑے گا۔

(۱) آپ فرماتے ہیں کہ درنگ میں ڈوبا جانا درست ہے یہیں معلوم ہوتا کہ رنگ میں ڈوب رہا غلط ہے کیا آپ نے حضرت سلطان عالم واجد علی شاہ کے نوم جناب آنند لکھنؤی شاگرد میر وزیر علی صبا کا یہ شعر نہ ماں قیام لکھنؤ سماعت نہیں فرمایا

> شاعری لکھی ہوتا کہ پید یہ کا یہ ہوتا ہے
> دیا ہے لب ہلا سا لباس گل کو صنائی

کیا آپ نے تذکرہ میرزا ابو طالب خاں لندنی میں عمر خیام کی بیگم کا یہ شعر نہیں دیکھا۔ ان کا ذکر آئندہ کسی تفصیل سے آتا ہے

> کہیں کیا ہم تنگ ہوں کی بھی ڈوب کر یہیں
> ہو ل جائے کہیں بھر تو پسینہ میر عمر کا

مشہور شعرا کے نتائج طبع کا ذخیرہ بھی ہمارے پاس نہیں ورنہ حضرت کو معلوم ہو جاتا کہ بہت کم شاعر ایسے ملیں گے جنہوں نے رنگ کے ساتھ لفظ ڈوب کا استعمال نہ کیا ہو۔ چنانچہ جناب نواب سید محمد حسین صاحب آہی کا مصرع بروایت جناب شمس العلماء السید سجاد حسین صاحب ہم تک پہنچا ہے

> ہو اگر بھی ڈوب کے ذرہ ذرہ نہ شفق رنگ
> لکھنؤ کا ہر ایک گھر ڈوب ہے دوات سے ہوا علی ہوا ...

دہلی کے اہل زبان میں جناب نواب سائل اور جناب بیخود کو تعجب ہے کہ ایسے عام لفظ کے لیے سند کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔

(۲) دوسرے شعر کے بارے میں آپ لکھتے ہیں کہ وہ آہنگ لیتے ہیں نہیں آتا۔ یہاں آپ کی بات مستعمل ہوتا نہیں۔ آپ کا فرض تھا کہ قانون ... کے رو سے اس لفظ پر اعتراض کرتے۔ آپ کے ثقل سماعت کی ذمہ داری کون اپنے سر لے سکتا ہے

یہ شعر نگار کا اجتہاد ہے جس طرح میر مرحوم نے دہال یکی صنعت ذو لسانی قرار دی ہے۔ ایسا اجتہاد میں متفرد ہیں اسی طرح مصدر بلاغت کے اردو کے آشفتہ نے بھی ایک اجتہاد کیا ہے وہ اجتہاد ... نہیں ہوتا وہ دلیل کا محتاج ہے میرے ادرو ہیچ نے اپنے جواب میں دلیل کی طرف واضح اشارہ کیا ہے۔ زیادہ صاف زبان آپ پائیں گے کہ کل جج میں اس کا استعمال ہوتا ہے نہیں بلکہ آشفتہ صاحب یہاں شعر کا اظہار کر رہے ہیں۔ معشوق کی ماشورہ شکل ... کی بیچ کون کرتا ہے؟ دوستانہ شکایات البتہ کی جاتی ہے آنکھ کے بارے میں جلانے اور مارڈالنے کے متضاد اوصاف اس ہندی شاعر نے بیان کیے ہیں

> ابی ہلاہل مد بھرے سویت سیام رتنار
> جیت مرت جھک جھک پرت جی پڑت اک بار

آنکھ کا یار رہ کر ہے۔ آنکھ کا تم قاتل ہونا صحیح ہے تو شعر کے بارے میں از راہ ... کہتا کیوں قدح ہے؟ لفظی قیاسی معنوی لفظی کوئی عیب نکالیے تو کچھ سمجھ میں آئے۔

حضرت اہل بلاغت اور بدیع بہت کچھ ترقی کر گیا ہے۔ واضع بدیع عبد اللہ بن معتز عباسی کے وقت سے کتنی قسمیں ایجاد ہوئیں۔

شکلہ میں ... نے (۱۷) انواع بدیع بصورت کتاب جمع کیے تھے۔ پھر قدامہ بن جعفر نے (۱۳) اور بڑھائیں اب ان میں تزاید ہونے لگا ابو ہلال عسکری نے (۳۷) نئے اقسام اور ابن رشیق قیروانی نے (۶۵) اقسام جداگانہ جمع کیے شرف الدین تیفاشی نے (۷۰) تک گنتی کر دی۔ ذکی الدین ابن ابی الاصبع نے (۹۰) انواع نکال ڈالی۔ اور اس کتاب کا نام تحریر التحبیر رکھا۔ شعراء کی طبع صنعت آفرین ایجاد سے غافل نہیں ہو سکتی۔ ہر نئی صنعت کا ایک شعر موجود ہوتا جب ان کی تعریف کتابوں میں ڈھونڈی جاتی تو ملا ... شیخ تقی الدین ابی بکر المعروف باین حجۃ الحموی نے اپنی کتاب "خزانۃ الادب وغایۃ الارب" میں (۱۴۲) قسمیں فراہم کیں۔ خود ہی اس کی شرح پر ایک ضخیم کتاب لکھی اور فصاحت و بلاغت و نکات شعر و شاعری پر ایسی کتنی ... کی کہ صرف ایک کتاب کا مطالعہ دوسری کتابوں کی ورق گردانی سے مستغنی کر دیتا ہے۔ بایں ہمہ ہر نوع میں سیکڑوں شاخیں نئی پیدا ہو گئیں۔ حسن کا دریا اُمنڈا ہوا تھا بلبلے پیدا ہوتے اور ہر ایک بلبلے کی حیثیت اہل نظر کو جدا جدا نظر آئی۔ قبائل عرب دوسرے ممالک میں پھیلتے گئے۔ حسن کا وجود کہاں نہیں۔ یونان بھی شاعری کا مرکز تھا ہندو بھی چین بھی یورپ کے دوسرے ممالک بھی۔ بیرونی خیالات کے اختلاط سے عرب بھی ذوقی نہیں کہ امرؤ القیس ... اور وہ تہذیب حجاز کے رہنے والے تو تحفہ ... قبائل مثلاً حمیر ہمدان خولان اور ... کی ... نے ... غسان روم و شام کے طرز بیان سے متاثر ہوئے بنو عبد القیس یا اہل جزیرہ فارس کا پرچھاواں پڑا۔ جس قدر ... دامن وسیع ہوتا گیا اسی قدر صنائع و بدائع کی شدت بھی اپنا دامن پھیلاتی گئی۔ اصول مرتب ہوئے فصول مذہب ہوئے۔ دیکھیے کتاب ... شیخ شمس الدین الکافی ... صرف تشبیہ کے اقسام ملاحظہ فرمائیے۔

تشبیہ استخدام۔ تشبیہ استخدام ... تشبیہ اشتراک تشبیہ احتمال۔ تشبیہ جزئی تشبیہ ... تشبیہ استدلال۔ تشبیہ اجتہاد۔ تشبیہ ترقی۔ اسی اقسام شمار کیے جائیں اور مثالیں لکھی جائیں تو دفتر ہو جائے۔



نمبر(۱) نغمہ ہندی: "پیں پیں پیں پیں - پیں - پیں - پیں - پیں"
نمبر(۲) سازِ ولایتی: "ڈوں ڈوں ڈوں - ڈوں ڈوں ڈوں"
مسٹر بینچ: واہ واہ بانت باجی راگ بے جا - اُستاد کیا کہنا۔

سرگم جدید قسط اصلاحات مبنی بر فقرات با معنی



گل بسوی بلبل برآشفت در بغت

باد صبا حکایتی گفت و بریخت

بر سعدی و ہر جا کہ رود چند بیا دوز

سر کند و غنچہ کردہ بشگفت و بریخت

[illegible]

[illegible]

ہندو ہو۔ اور آپ نے یہ کیا ہیں خواب جیسا بھی دیکھی ہو گی۔ ہم نے لکھنے پڑھنے میں آنکھیں پھوڑ لی ہیں۔ ہمیں "آشفتہ صاحب" کی اس روش میں بجز لطافت کے کوئی سقم معلوم نہیں ہوتا۔ زبان کے متعلق ہمارا فرض دو جہتوں میں بٹ جاتا ہے۔ قدیم محاورات میں نقصان نہ ہو۔ الفاظ و کم ہر مطالب کے لیے جو انتخاب ہو، وہ مسیحیوں اور لطف معنوی سے دور نہ ہونے پائیں۔ ان دونوں باتوں کے باقی رکھنے کی کوشش پہاڑ ہے جس کا اٹھانا آسان نہیں۔ خدا کی بول چال ہے پوری طرح جس شگفتہ نہیں زبان کی لطافت صوری و معنوی استقامت سے تکمیل نہیں۔ اس لیے اردو کے ترقی کی راہیں نکالنا ان دونوں باتوں سے زیادہ ضروری ہے۔ ولی نے اتنی ترقی کی کہ زبانی کتب لغات بیکار نہیں ہو گئیں۔ جاننا تھا کہ مستقر بات جیتی نئے الفاظ زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔ پھر زبان جتنی طرز اختیار کرے گی وہ تر اپنا الفاظ پر مجبور ہے۔ میاں سلیم مرحوم کی طرح الفاظ کی ایجاد کوئی مشکل نہیں۔ "پانی پرنا گیا" یہ ہیں کہ "مقیاس" ہوں۔ اس قسم کے خرافات بچے بھی گھڑ سکتے ہیں۔ جو زبان رواج پا جائے تو پرانے الفاظ متروک ہی دنوں میں غیر مانوس کتب لغات رزی کی نذر۔ خدا کی جگر کاوی رائیگاں اور غیر مفہوم ہو جانے میں کوئی کلام نہیں۔

(۱۳) "معرعہ میں پامکر دیجئے" پر آپ اصلاح دیتے ہیں "معرعہ میں اڑا دیجئے" کہنا چاہیے۔ کیوں؟ آپ کی خاطر سے؟ گل جلوں اور سپاہیوں کا ایک محاورہ خاطر کے لادو و غماز ہونے کے وقت میں استعمال ہوا ہے۔ اُسے ٹھکانے کا آشفتہ صاحب کو یا آپ کو حق ہی کیا ہے۔ یہ نشانہ کے کارگر ہونے اور فتح عظیم پانے سے کنایہ ہے۔ کیا اس میں کوئی خلاف تہذیب ہے؟ ذری سچ کہیے۔ یہاں ایک محاورہ یہ بھی مستعمل ہے "فلاں چیز کی جھولی کر دی"۔ جو رنگ خارج سے واقف ہیں انھیں اطلاع ہے کہ یہاں ایک پلٹن تھی جس کا نام تھا "دھجر پلٹن" فوج سے دار ہندوؤں سے انھوں نے انگریزی مو زبر پلٹن کے سامنے انگریزی پلٹن پر سبقت حاصل کی حالانکہ انگریزی پلٹن کے پاس ولایتی کارتوس والی بندوقیں تھیں مگر یقین کے اعتبار سے کسی سو فیر جھر پلٹن کی گنتی میں زیادہ ہے کیا آپ کی خاطر سے یہ محاورہ بھی ترک کر دیا جائے جو جمات اور کثرت کسی قسم پانے کی ظاہر کرتا ہے۔ دوستانہ بول چال پر اعتراض ہیں۔

(۱۴) "اس مطلع کی غزل بار مطلعوں سے رہ گئی؟" اگلے بار سے میں ارشاد ہوتا ہے کہ مطلع اور غزل میں ایہام تناسب ہے "مطلع بول گئے ہیں" یہ کوئی اعتراض ہوا کیا ایہام کی قسم "ایہام" سے خارج ہے؟ اس موقع پر یہ بھی لطف دیتی ہے کس کا کلام ایہام کے گناہ سے پاک ہے؟ اس کا نام لیجیے۔

(۱۵) "آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا آئیں" آپ کے نزدیک صحیح نہیں۔ "آنسو آنکھوں میں ڈبڈبا آئے" کہنا چاہیے۔ اس ارشاد کے ساتھ جناب والا کی ایک خوشامد جلے بھی لکھ دیتے تو اچھا تھا۔ واللہ تم سلامت رہو ہماری خاطر سے یوں ہی جس طرح ہم کہتے ہیں۔ حضرت دوسرے کو جاہل سمجھنے میں اتنے دلیر اور کیوں ہو گئے۔ اس فقرے کے متعلق گزشتہ نمبر میں فارسی اور عربی لکھے جا چکے ہیں سند میں میر ضیا۔ میر انیس۔ میر تقی وغیرہ کی پیش ہو چکیں۔ دو مصرعا بیکار ہے ؎

"آنسو دے کے آگے رو دیئے اپنے رو سکے"

نادر ذرا سا چاہتا ہے یہ کیا جاتا ہے کہ میر انیس مرحوم اس بیت میں "چشم" اور "آنکھ" کہہ کے اس محاورہ ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے ؎

ہر ایک کی چشم آنسوؤں سے ڈبڈبا گئی

حالانکہ قدیم اردو میں "چشم" اور "آنکھ" ایک ہی چیز سمجھی گئی۔ بلکہ جہاں "آنکھ" نظم ہو سکتی تھی وہاں بھی "چشم" موجود ہے۔ یہ استعمال بغیر کسی امتیاز کے عورتوں کی زبان سے بھی سنا جاتا ہے۔ عورتیں بچوں کو سلانے کے لیے "لوری" دیتی اور کہتی ہیں: "چوموں تیری اکھیاں" "تیری نرگس سے کے .... یہ پھر بھی چوموں گی۔ چوموں تیری پیشانی .... دولت کی نشانی یہ پھر بھی چوموں گی"

مرثیے کے شعرا بتقلیم میں ایک شعر ہے ؎

جنگلوں سے چل کے ہم اور زائرِ حسین ہوں
یا رب مجھے نصیب زیارت حسین کی

ساتھ ہی کہتی جاتی ہیں بچے ہمریاں [illegible]
سچ کہیے کیا آپ نے یہ شعر بھی نہیں سنا؟ میر تقی میر فرماتے ہیں ؎

کہک چشم میں بھی سرمہ کا اثر تباہ کیجیے
اس سست کے بھی ہاتھ میں تلوار ایک دم

دوسری غزل میں ارشاد ہوتا ہے ؎

چشم ہو تو آئینہ ہیں ہے تو ہی
منہ نظر آتا ہے دیواروں کے بیچ

میر کو شعر اقلیم جو ملکہ میں لکھنؤ آئے اور آصف الدولہ کے ملازم ہو سکے کہتے ہیں ؎

مند گئی چشم ترے عاشق کی
مرگ میں بیٹھ یا عیادت کر

میر حسن مرحوم ؎

ہے پارۂ عقیق جگر دیکھیے کہیں
اے چشم ترے ہاتھ سے جاتا گنجینہ

میر مذکور عالم آدمی تھے ایک تفسیر کے مصنف تھے عربی فارسی اردو میں شعر کہتے تھے "گوہر" تخلص تھا اپنے شہر کی شان میں غزل کہا کرتے تھے۔ اُن کا فارسی کلام بھی کہیں ہمارے رزی خانے میں ہے میرزا ابو طالب خاں اصفہانی مشہور سیاح نے اپنے تذکرے میں لکھتے ہیں کہ بادشاہ حسن و جمال بیمار تھا لاکھوں میں ایک تھی۔ ایک مرتبہ انکے شوق وصل لے کے دربار میں گئے تو انھوں نے اپنے شعر سے پیش کی ؎

شہ کا وصل سلطنت تجھ سے کم نہیں
گر ان ... تو کچھ اس کا غم نہیں
لے وزیر کو مجھے اے میرے بادشاہ
گر کا وزیر بھی تو کچھ آصف سے کم نہیں

(اپنی طرف اشارہ ہے)

ملا نانچ کی نوٹ بک

"اودھ"

[illegible]

[illegible]

[illegible] کانفرنس

[illegible]

[illegible]

آنکھ کے معنی میں چشم مستعمل ہیں۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اصلاح اودھ پنچ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ضعیفی دور کرنے کی تدبیر

[illegible]

ملنے کا پتہ

[illegible]

جس طرح [illegible] ہے

تاریکی کا دور ہونا قدرتی امر ہے

[illegible]

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

[illegible]

منیجر دواخانہ [illegible] لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۱ء

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظرافت

یعنی

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

[illegible]

یعنی

[illegible]

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔

[illegible]

استاد محمد علی خان

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ